پاکستان میں قومیتوں کے مسائل اور اُن کا حل از محمد موسیٰ بھٹو - ناشر: نیشنل سندھ اکیڈمی - پوسٹ بکس نمبر ۲۵۸ حیدر آباد (سندھ) صفحات: ۳۲۳، دبیز ٹائیٹل۔ قیمت: ۲۸/- روپے۔

یہ ایک اہم کتاب ہے جو سندھ کے مسئلے کو پورے تاریخی پس منظر کے ساتھ، حوالوں اور دلائل سے مضبوط کر کے سامنے لاتی ہے۔ پہلی دفعہ سندھ کے مخصوص علاقائی رجحانات کو ایک شخص نے عدل اور دیانت سے سمجھانے کی کوشش کی۔ کوئی انتہا پسندانہ بات نہ اُس طرف سے، نہ اِس طرف سے۔ حالات کے سابق تاریخی ارتقاء کے تحت پاکستان بننے کے بعد کلیموں کا مسئلہ، وَن یونٹ کا مسئلہ، بیراج کی زمینوں کا مسئلہ، فوج کی نمائندگی کا مسئلہ اور ملازمتوں کا مسئلہ، جس طرح اثر انداز ہوئے ہیں ان کی طرف پوری توجہ دلائی گئی۔ آخر میں بڑا اہم باب "اب کیا کرنا چاہیے" کے عنوان سے ہے اور یہ گویا ماحصل ہے ساری بحث کا۔

ہماری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ ہم اسلام کو ایک قوتِ محرکہ بنا کر نہ اس کی رَو میں بزرگوں اور نوجوانوں اور خواتین کے دل و دماغ کو مصروف کر سکے، نہ ہم نے اسے ایک وحدت انگیز نصب العین کا مقام دیا، بلکہ اب تک اسے حاکموں اور بیوروکریسی اور جاگیرداروں اور مغرب پرستوں نے گوئے چوگان بنا رکھا ہے۔ پھر یوں بھی جو شکایات کسی گروہ یا علاقے میں پیدا ہوتی ہیں، برسوں ان کا کوئی نوٹس نہیں لیتا۔ ان کو پیار سے حل نہیں کیا جاتا، ان کے لیے مؤثر تدابیر اختیار نہیں کی جاتیں ـــــ کبھی توجہ ہوتی ہے تو اوپر سے ایک ہتھوڑا چل جاتا ہے اور اس ہتھوڑے کی ضرب سے نئی چنگاریاں پیدا ہو کر مزید آگ پھیلاتی ہیں۔ خصوصاً مارشل لاء تو اس کے سوا کوئی طریقہ جانتا ہی نہیں۔

کسی ملک میں خرابیٔ احوال کے جراثیم کہیں بھی نمودار ہوں، شکاری قوتیں اُن پر گہری نظر رکھتی ہیں، ان کو مزید پرورش دیتی ہیں اور پھر عوام کی ہمدرد و غمگسار بن کر انہیں جسم وحدت سے کاٹ لے جاتی ہیں۔ (جیسا بنگلہ دیش کا واقعہ ہوا)۔ آج کل سندھ کے سر پہ رُوس اور بھارت محبت و ہمدردی کا ہاتھ رکھے ہوئے ہیں، لٹریچر بھی آتا ہے، کارکن بھی، پیسہ بھی، اسلحہ بھی، کام کے منصوبے بھی۔ دو بڑی آقاؤں کی سرپرستی میں کچھ شیر دل اور بلند دماغ سندھی